آزات

تاک 1

Knowledge Struggle Victory

بلوچ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن آزاد

اردو ترجمہ

آزات

سگار پبلی کیشنز

تاک:1

سرحال: انقلابی جہدکار

چاپ: اکتوبر2021

گیپال:media@bso-azad.com

تندجاہ: www.bsoazad.site

ڈس: عطاشاد ڈگری کالج تربت

انقلابی جہد کار

انقلاب ایک ایسی سیاسی اصطلاح اور طاقتور شے ہے، جو سماج میں استحصال زدہ طبقے کی توجہ اپنی جانب سب سے زیادہ مبذول کروا سکتی ہے۔ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی بنیادی وجہ سماج میں ان حالات کا پیدا ہونا ہے، جو انقلاب کو ناگذیر بناتے ہیں۔ جہاں موجودہ نظام مکمل طور پر ناکارہ ہو جائے اور اُس میں لیپا پوتی کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے، جہاں رجعت کو جدت میں بدلنا ہو، وہاں انقلابی تحاریک جنم لیتے ہیں اور موجودہ نظام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی جدوجہد کا آغاز کرتے ہیں۔ موجودہ استحصالی نظام کے مکمل خاتمے کا مطالبہ عوام کو انقلابی تحریک کی جانب کھینچ لاتی ہے، اسی طرح، تحاریک عوامی تحریک کا روپ دھار لیتے ہیں۔ انقلابی جدوجہد کے تقاضے معمولی نہیں، اس لیئے جو بھی انسان انقلابی جدوجہد کا حصہ بننے کی طرف جاتا ہے، تو اُس کو اپنی پوری دنیا نچھاور کرنے کیلیئے تیار رہنا چاہیئے۔ جدوجہد کے اس طویل سفر میں لوگوں کو اپنی زندگیاں، جائیدادیں، گھر بار الغرض پوری دنیا نچھاور کرنے کیلیئے تیار رہنا چاہیئے۔

انقلابی جدوجہد کی ایک تلخ حقیقت یہ بھی ہے کہ جب سماج میں اس بوسیدہ نظام کے خاتمے کی بات کی جائے، تو، سامراج انقلابی قوتوں کو بھرپور طریقے سے روکنے اور کچلنے کی کوشش کرتی ہے۔ سامراجی نظام کو بچانے کیلئے وہ اپنی بھرپور طاقت کا استعمال کرتے ہیں لیکن انقلابی جہدکار سامراجی طاقت کا مقابلہ کرنے کے لیے نظریاتی حوالے سے سامراجی توقعات سے زیادہ تیار ہوتے ہیں۔ انقلابی جدوجہد کی تاریخ یہی بتاتی ہے کہ دنیا بھر میں جتنے بھی انقلابی تحریکیں گذرے ہیں یا موجودہ وقت میں چل رہے ہیں وہاں پر انقلابی جہدکاروں نے انقلاب کی قیمت اپنی جانوں کا نذارانہ پیش کرکے ادا کی ہے۔

انقلابی جہدکار ہونے کے تقاضے کیا ہیں؟ ایک انقلابی جہدکار کے اندر کونسے عوامل کا ہونا لازمی ہے؟ شاید مختلف طبقہ فکر کے لوگ اپنے اپنے زمینی حقائق کے مطابق ان سوالات کا جواب دیں مگر اس نقطے پر سب متفق ہونگے کہ انقلاب ایک مکمل دنیا ہے، سامراجی نظام کا خاتمہ کرکے ایک نئی آزاد دنیا کا قیام ہے۔ انقلاب کا نعرہ شاید ہر کوئی لگا سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر انسان انقلابی ہونے کا دعویٰ کرے لیکن حقیقت میں انقلابی لوگ وہ ہیں، جو

ایک سامراجی نظام کا خاتمہ اور ایک نئے آزاد سماج کی قیام کی جرات اور صلاحیت رکھتے ہوں۔ درحقیقت انقلابی جہدکار وہ ہوتے ہیں، جو سامراجی نظام کے خاتمے اور ایک انقلابی نظام کے قیام کیلئے اپنی پوری دنیا کو قربان کرنے کیلئے تیار ہو۔ جو عام انسان سے الگ ایک انقلابی ڈسپلن کا پابند اور انقلابی جذبے سے مالامال ہو۔

یہ ایک وسیع موضوع ہے، اس پر ہزاروں کی تعداد میں تحریریں موجود ہیں لیکن ہمارے لکھنے کا بنیادی مقصد ارد گرد کے سیاسی حالات، بلوچ قومی تحریک اور انقلاب و انقلابی نظریات پر ایک مکالمے کا آغاز ہے۔ اس کے ساتھ ہمارے ارد گرد موجود سیاسی ماحول میں انقلاب کے نام پر رد انقلابی رویوں پر ایک مکالمے کا آغاز کرنا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جب تک ان رد انقلابی رویوں پر مکالمے کا آغاز نہ کیا جائے تو یہ سیاسی کینسر کی طرح ہمیں نگل سکتے ہیں۔

ایک انقلابی جہدکار کے اندر بہت سی صلاحیتیں یا کوتاہیاں موجود ہو سکتی ہیں، مگر یہاں ہم کچھ بنیادی اور ضروری عوامل پر بات کرینگے۔

1۔ کمٹمنٹ

کمٹمنٹ، یقین پر عمل کرنے کا نام ہے، کمٹمنٹ سے مراد اپنے کام اور نظریے سے والہانہ طریقے سے آخری حد تک سنجیدہ ہونا اور تہہ دل سے اپنے مقصد کے ساتھ مخلص رہنا ہے۔ چاہے اس میں کتنی بھی تکالیف اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑے، اپنے پروگرام اور ذمہ داریوں پر سنجیدگی کے ساتھ عمل کرنے کا نام کنٹمنٹ ہے۔ عام طور پر دیکھا جائے تو کوئی بھی انسان کسی بھی مقصد کیلئے جدوجہد کر رہا ہو اُس میں کامیابی حاصل کرنے کیلئے کمٹمنٹ بنیادی شرط ہے۔ سنجیدگی اور کمٹمنٹ کے بغیر انسان اپنی ایک ذاتی خواہش بھی پوری نہیں کر سکتا تو انقلابی جدوجہد بہت بڑی بات ہے۔

دنیا کے ہر انقلابی جدوجہد میں " کمٹمنٹ " پر ایک وسیع لٹریچر پایا جاتا ہے۔ دنیا کے کسی بھی کونے کی لٹریچر اٹھا کر دیکھ لیں آپ کو کہیں پر بھی یہ پڑھنے یا سننے کو نہیں ملے گا کہ بغیر کنٹمنٹ یعنی سنجیدگی کے کوئی شخص انقلابی جہدکار بن

سکتا ہے۔ جب کوئی انسان اپنی سوچ، شعور اور فکر سے کسی جدوجہد سے وابستہ ہو جاتا ہے تو وہ اس بات کو ذہن نشین کر لیتا ہے کہ اب میری زندگی اور موت دونوں اسی جدوجہد اور تحریک سے وابستہ ہے۔ جدوجہد اور قومی تحریک کے جو بھی لوازمات ہیں، وہ مجھے بطور ایک انقلابی جہدکار پوری کرنی چاہئیں۔ میری صلاحیتوں کے مطابق مجھ سے جو بھی ہو سکے، میں قومی تحریک اور جہد کیلئے دن رات کام کرنے کیلئے تیار رہوں۔ تھکاوٹ، شکست اور مایوسی جیسی سوچ میرے خیالوں سے مکمل طور پر ختم ہونی چاہئیں۔ اب جبکہ میں منزل کی طرف چل نکلا ہوں، تو اسی راستے پر ہی جانا ہے، پیچھے دیکھنے کے بارے میں سوچنا بھی نہیں ہے۔ اگر کوئی انسان، انقلابی جدوجہد میں اسی سوچ و فکر کے ساتھ کام کر رہا ہو، تو اس شخص کو ہی ہم کمٹڈ انقلابی جہدکار کہہ سکتے ہیں۔

انقلابی جہدکاروں کی حالات کو دیکھتے ہوئے بخوبی یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ انہوں نے اپنی زندگیوں کی تمام کشتیوں کو جلا کر ہی اس جدوجہد کا حصہ بنے ہیں۔ ایسے انسان نہ اپنے لیے ذاتی زندگی، سکون اور آسائش کی امید رکھتے ہیں نا کوئی ذاتی فائدہ یا لالچ ان کے دل میں ہوتا ہے۔ ایک انقلابی جہدکار کی زندگی

اور موت دونوں جدوجہد ہی ہوتی ہے۔ وہ اپنے سیاسی نظریے سے مکمل طور پر آگاہ ہوتے ہیں اور ان کا راستہ مکمل طور پر واضح ہوتا ہے۔ وہ ایسے انسان ہیں، جنہوں نے جدوجہد اور تحریک میں شمولیت سے قبل یا بعد از شمولیت تمام چیزوں کا اچھی طرح سے جائزہ لیا ہوتا ہے اور وہ اپنے فکر و شعور کی بنیاد پر تحریک سے وابستہ ہوتے ہیں۔ انہیں اس بات کا کامل علم و ادراک ہے کہ اگر انقلابی جدوجہد کا حصہ بننا ہے، تو اس کے لیے ہر طرح کی قربانی دینے کیلئے تیار رہنا چاہیئے۔ اگر کسی بھی وقت تحریک و تنظیم نے آپ کی جان کی قربانی کا تقاضہ کیا، تو کسی بھی شش و پنج کے بغیر اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کیلئے تیار رہنا چاہیئے۔ کیونکہ قومی تحریک میں آپ لالچ و فائدہ دیکھ کر حصہ نہیں لیتے بلکہ شعور اور فکر کے بنیاد پر تحریک کا حصہ اس نیت سے بنتے ہیں کہ اس جدوجہد میں اپنا بھرپور کردار ادا کر سکیں۔

انقلابی جدوجہد کے تقاضے بھی انقلابی ہوتے ہیں، ہر کوئی اس پر پورا نہیں اتر سکتا۔ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سی جگہوں پر ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں، جو انقلابی جدوجہد کا حصہ تو بنتے ہیں اور کمٹمنٹ کی باتیں بھی کرتے ہیں لیکن

عملی طور پر وہ لوگ کنٹمنٹ اور جدوجہد کے نام پر صرف فارمالیٹی (Formality) پورا کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ انقلابی جدوجہد یعنی تحریک کا کسی نہ کسی طرح حصہ بھی بنتے ہیں مگر ان کی ذمہ داریوں اور کردار کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف وقت کا ضیاع کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ شاید اس کے مختلف وجوہات ہوں اور ہم تمام وجوہات کو اچھی طرح سے بیان نہ کر سکیں مگر کچھ بنیادی وجوہات جو ہمیں سمجھنے میں آتی ہیں وہ یہ ہیں۔

کچھ لوگ قومی تحریک میں حادثاتی طور پر یا ماحول کو دیکھ کر شامل ہوتے ہیں جبکہ کچھ صرف قومی جذبات کے بنیاد پر شمولیت اختیار کرتے ہیں، چونکہ انقلابی تحریک ایک طویل سفر ہے، اس میں بہت سی مشکلات آتی ہیں، تحریک بہت بڑے قربانی کا تقاضہ بھی کرتی ہے، تو ایسے میں وہ افراد جو ایسے ماحول کو دیکھتے ہوئے جدوجہد میں شامل ہوئے ہیں یا صرف قوم دوستی کے جذبات کے بنیاد پر تحریک سے جڑے ہیں، وہ طویل سفر کے مشکلات اور تکالیت کو دیکھ کر جدوجہد سے کنارہ کش ہونے کیلئے راستے تلاش کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ان تمام باتوں کا کسی بھی طرح یہ مطلب نہیں کہ یہ لوگ بطور انسان خراب یا

انقلاب دشمن لوگ ہیں، شاید وہ اچھے لوگ ہوں اور قوم وزمین کیلئے مہر و محبت بھی رکھتے ہوں لیکن انقلابی جدوجہد اور انقلابی کمٹمنٹ ان کے بساط سے باہر کی بات ہے اورانقلابی جدوجہد کے تقاضے پورے کرنے کی صلاحیت ان کے اندر نہیں ہوتی ہے۔

اسی طرح اگر ہم اپنے ہاں دیکھیں، تو ایسے بہت سے لوگ ملینگے جو کسی نہ کسی طرح تحریک سے جڑتو گئے ہیں، مگر تحریکی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی جرات ان کے اندر موجود نہیں ہے۔ ایک طرف وہ انقلاب اور تحریک کی سختیوں اور مشکلات کا سامنا کرنے کی جرات بھی نہیں رکھتے جبکہ دوسری جانب بلوچی لج و میار کی وجہ سے وہ ایکدم سے تحریک سے اپنے خود کو علیحدہ بھی نہیں کرسکتے ہیں۔ اس لیئے وہ جدوجہد کو چھوڑنے کیلئے مختلف حیلے و بہانے ڈھونڈنے لگتے ہیں تاکہ سانپ بھی مرے اور لاٹی بھی نہ ٹوٹے، یعنی وہ کسی نہ کسی معمولی سی بات کو جواز بنانے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ خود کو بری الذمہ قرار دیکر تحریک سے کنارہ کش ہوا جائے۔ جبکہ ایسے لوگ عموماً دیکھا جائے تو اپنا کام سنجیدگی سے نہیں کرتے، اپنی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کرتے، انتہائی معمولی

چیزوں پر مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ لوگ چونکہ تحریکی سختیوں کے بعد خود کو کنارہ کش کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہوتے ہیں، تو چھوٹی چھوٹی کمزوریوں کو اچھالنا، انہیں تنظیم کے اندر پھیلانا اور یہ باور کرانے کی کوشش کرنا کہ سسٹم خراب ہے اصل میں وہ سسٹم یعنی تحریک یا تنظیم کو موردالزام ٹھہرا کر اپنی راہ فراریت کو جواز فراہم کرنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اس موقع کی تلاش میں ہوتے ہیں کہ جدوجہد کے اندر ایسی کوئی کمزوری اور کوتاہی موجود ہو تاکہ اس کو جواز بنا کر ہم تحریک یا تنظیم سے دوری اختیار کرلیں جبکہ جواز یہ بنائیں کہ فلاں چیز میں کمی اور کوتاہی کو دیکھتے ہوئے ہم نے یہ فیصلہ کیا۔

دوسری جانب یہ لوگ بیک وقت دو گھوڑوں پر سوار ہونا بھی چاہتے ہیں مطلب وہ ایک طرف بلوچی مڑاہ یعنی بلوچ ننگ و لج کی بنیاد پر تحریک سے جڑا بھی رہنا چاہتے ہیں جبکہ دوسری جانب وہ اپنی پر سکون زندگی اور خواہشات کو بھی چھوڑنا نہیں چاہتے۔ اس لیے وہ تحریک میں رہتے ہوئے بھی بس Formality پورا کرنا چاہتے ہیں تاکہ دشمن بھی انہیں اپنے غضب کا نشانہ نہ

بنائے، جبکہ دوسری جانب وہ خود اور اپنے لوگوں کو یہ باور بھی کرائیں کہ میں بھی اس تحریک اور جدوجہد کا حصہ ہوں۔ چونکہ تحریک سے ان کی وابستگی کمٹمنٹ کی بنیاد پر نہیں بلکہ فارمالیٹی کی بنیاد پر ہے تو جب تنظیم یا تحریک میں انہیں ان کی کمزوری اور کوتاہیوں یا انہیں تنظیمی یا انقلابی ڈسپلن کا پابند بنانے کی کوشش کی جاتی ہے تو یہ لوگ تنظیم اور تحریک کے خلاف کھڑے ہوجاتے ہیں۔ ان کا خیال ہوتا ہے کہ ہم جیسے بھی ہوں، ہمیں پابند نہ بنایا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسے لوگ بار بار یہ احسان جتانے کی کوشش میں ہوتے ہیں کہ وہ تحریک کا حصہ ہیں اور جدوجہد کر رہے ہیں، لیکن جب تنظیم یا تحریک ان کی حقیقت واضح کرلیتی ہے تو یہ انہیں برداشت نہیں ہوتا اور یکدم تنظیم و تحریک کے خلاف ردعمل دیناشروع کردیتے ہیں۔

لیکن انقلابی کمٹمنٹ سے بھرپور ایک جہدکار کبھی بھی اپنی ذمہ داریوں سے غافل نہیں ہوتا بلکہ وہ مکمل شعوری و فکری طور پر تحریک اور جدوجہد سے وابستہ ہوتا ہے۔ اُن کے لیئے زندگی جدوجہد اور مزاحمت کا نام ہوتا ہے۔ اُس کے خیال اور سوچ میں مایوسی، خاموشی اور ڈر نامی شے وجود نہیں رکھتا، بلکہ وہ

ہمیشہ سخت حالات کیلئے پہلے سے اپنے آپ کو تیار رکھتے ہیں اور کسی نہ کسی طرح جدوجہد میں بہتر سے بہتر اپنی صلاحیتوں کو خرچ کرنے کے بارے میں سوچتے ہیں، وہ اپنے آپ کو تحریک اور جدوجہد کا نظریاتی وارث سمجھتے ہیں۔ حالات جیسے بھی ہوں، سختیاں اور مشکلات راستے میں کتنی بھی ہوں مگر مجھے ہر حال میں اس راہ حق میں اپنا کردار ادا کرنا ہے اور آخری سانسوں تک وہ جدوجہد اور قومی تحریک کے بارے میں سوچ رہا ہوتا ہے۔

وہ زندگی کے کسی بھی موڑ پر مایوسی نہیں ہوتے بلکہ ہر سخت اور مشکل حالات میں آگے جانے کی جرات رکھتے ہیں۔ اُن کے خیال میں کبھی بھی ناکامی، جدوجہد کے حوالے سے منفی سوچ اور فکر نہیں ہوتا بلکہ وہ ہمیشہ مثبت سوچتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ ایک بھرپور کمٹمنٹ مسلح اور انقلابی جہدکار ہوتے ہیں اور حقیقی انقلاب کا تعلق ایسے لوگوں سے ہی ہوتا ہے۔ کمٹمنٹ سے بھرپور ایک مجمع ہی انقلاب کی کامیابی کا ضامن ہوتا ہے۔

2۔ڈسپلن

ایک غلامانہ سماج میں عام شہری اور ایک انقلابی جہد کار کے درمیان زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ عام شہری انقلابی تحریک کی مدد کرسکتا ہے، تحریک کو اپنا سمجھتا ہے اور اس کیلئے مالی و اخلاقی کمک بھی دیتا ہے اپنی بساط کے مطابق قربانی دینے کو بھی تیار ہوتا ہے لیکن ایک عام شہری کبھی بھی انقلابی ڈسپلن کا پابند نہیں ہوسکتا جبکہ انقلاب کیلئے انقلابی تنظیم کا ہونا لازمی ہوتا ہے اور انقلابی تنظیم انقلابی ڈسپلن کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتی۔ انقلابی جہد کار اور عام لوگوں کے درمیان بنیادی فرق یہی ڈسپلن ہوتا ہے۔ عام لوگوں کی وابستگی تحریک سے جذبات کے بنیاد پر ہوتی ہے اور اُن کے جذبات کسی بھی وقت ٹھنڈے پڑسکتے ہیں، کیونکہ عوامی جذبات کے اتار چڑھاؤ میں سیاسی طاقت کا کردار ہوتا ہے۔ اس لیے عام شہری کہیں پر بھی جدوجہد کی کامیابی و ناکامی کا ذمہ دار نہیں ہوتا یا انہیں ناکامی یا کامیابی کا سہرا انہیں پہنایا جاتا بلکہ ناکامی یا کامیابی کی صورت میں انقلابی جہد کار ہی نتائج کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ انقلابی جہد کار اپنے مکمل شعور اور سوچ کے ساتھ تحریک سے وابستہ ہوتے ہیں۔ انقلابی جہد کار ہمیشہ انقلاب

کی کسی بھی طرح کی ناکامی یا کامیابی کی ذمہ داری اٹھانے کیلئے تیار رہتے ہیں، جبکہ انقلابی جہد کاروں کا نظریہ و فکر سیاسی طاقت کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ تبدیل نہیں ہوتی۔ جب کبھی تحریک کمزور ہو جاتی ہے یا حالات تحریک اور جدوجہد کے حق میں نہیں ہوتے یا خطے کے سیاسی حالات تحریک کے مخالف سمت میں ہوں لیکن انقلابی جہد کار کو یہ حالات کمزور نہیں بنا سکتے بلکہ وہ انہی حالات میں جدوجہد کو ٹریک پر لانے کیلئے تگ و دو میں ہوتا ہے اور حالات کو تحریک کے حق میں پلٹنے کی جدوجہد کرتا ہے۔ وہ کسی بھی طرح حالات کو جواز بنا کر مایوسی یا راہ فراریت اختیار نہیں کرتا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ایک انقلابی جہد کار ڈسپلن کا پابند ہوتا ہے اور تنظیمی و تحریکی ڈسپلن انہیں آگے جانے اور سخت حالات میں بھی جدوجہد کیلئے راہیں تلاشنے کا درس دیتی ہے۔

انقلابی ڈسپلن کے تحت ایک انقلابی جہد کار اپنی ذاتی خواہشات اور پسند و ناپسند کو اجتماعی فیصلوں کیلئے قربان کرتا ہے۔ اگر انقلابی ڈسپلن کے بجائے ذاتی پسند و ناپسند اور خواہشات کو ترجیح دی جائے تو ایسی تحریک کسی بھی طرح قائم نہیں رہ

سکتی۔ یہی وہ انقلابی ڈسپلن ہے جس کیلئے انقلابی جہد کاروں کے لیے تنظیم، تحریک، نظریہ اور مقصد سب سے بالاتر ہوتے ہیں۔

اگر تنظیم نے قومی و تحریکی مفادات کو دیکھ کر دلیل اور منطق سے ایسے فیصلے کر لیے ہیں جو ذاتی طور پر مجھے پسند نہیں، مگر تنظیمی ڈسپلن کے تحت میرا اُن فیصلوں پر عمل درآمد کرنا لازمی ہے۔ انقلابی جدوجہد میں ایک شخص انقلابی تنظیم کا حصہ ہے، مگر وہ خود کو تنظیمی ڈسپلن کا پابند نہیں سمجھتا، تو ایسے غیر ذمہ دار ساتھی کے اثرات جلد تنظیم اور تحریک کے اندر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایسے ساتھی تنظیم کے اندر ہمیشہ اپنے ذاتی خواہشات کے مطابق ذمہ داریاں سرانجام دیتے ہیں، جب دل کرتا ہے تو ذمہ داریوں کو سرانجام دیتے ہیں، جب دل نہیں کرتا تو کام نہ کرنے کا جواز تلاشتے ہیں۔ اپنے لیئے گئے ذمہ داریوں میں حد سے زیادہ غیر سنجیدگی کا مظاہرہ کرنا اور پورے تنظیم کے اندر ایسے ماحول کو جنم دینا، جبکہ اختلاف اور تنقید کے نام پر ادارجاتی پلیٹ فارم سے نکل کر عام مقامات پر بحث و مباحثہ کرنا، ساتھیوں کے درمیان انتشار اور مایوسی پھیلانا ان رویوں میں شامل ہیں۔ تحریک اور تنظیم ناکام ہیں، تحریک

یا تنظیم کی لیڈر شپ ناکام ہے اور یہاں پر انقلاب کسی بھی طرح نہیں آسکتی، اس طرح کے مایوس کن بحث کو جنم دینا۔ یہاں پر یہ واضح ہو کہ ہم یہ قطعاً نہیں کہہ رہے ہیں کہ تنظیم اور تحریک کے اندر اختلاف اور تنقید نہ ہو۔ سیاسی اختلافات اور تنقید انقلابی تحریک کو آکسیجن فراہم کرتے ہیں اور ان کے بغیر تنظیم یا تحریک کسی بھی طرح متحرک نہیں رہ سکتے، مگر وہ لوگ جو ردانقلابی رویوں کے شکار ہیں اور تنظیمی ڈسپلن کے پابند نہیں، وہ تنظیم اور تحریک کو اپنے خواہشات کے مطابق چلانے کی کوشش کرتے ہیں، وہ اپنی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کرتے، اپنے تنظیمی پلیٹ فارمز پر اختلاف رکھنے کے بجائے ہمیشہ ادارے سے باہر عوامی مقامات پر بنا کسی روک ٹوک کے اپنے ذاتی انا و ضد نکالتے ہیں اور ان کے اختلاف یا تنقید کے نام پر کج بحثی کا مقصد کبھی بھی تنظیم اور تحریک کی بہتری نہیں ہوتی بلکہ وہ تنظیم کے اندر مایوسی اور انتشار پھیلانا چاہتے ہیں۔

اگر انقلابی تنظیموں کے اندر ایسی غیر سیاسی اور ردانقلابی رویوں کی روک تھام نہ کی گئی تو یہ تنظیم اور تحریک کو دیمک کی طرح چاٹ لیتے ہیں اور بہت ہی

قلیل مدت میں تحریک اور تنظیم کو سنگین نقصانات سے دوچار کر لیتے ہیں۔ تنظیم کے اندر ایسے تمام کارکنان خطرہ ہوتے ہیں، جو تحریک اور تنظیمی ڈسپلن کا پابند نہیں رہتے۔ اس لیے بطور ایک انقلابی آپ کو ہمیشہ ادارے کے ڈسپلن کا پابند رہنا چاہیئے۔ جو بھی انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ انقلابی ڈسپلن کا پابند نہیں رہ سکتا، اسے انقلابی تنظیموں میں شمولیت سے گریز کرنا چاہیئے۔ اور ایک انقلابی تنظیم کے لیڈرشپ کے اندر بھی یہ سوچ موجود ہونا چاہیئے کہ کوئی فرد چاہے جتنا بھی بڑا دانشور یا مخلص انسان ہو اسے تنظیم میں جگہ دینا نہیں چاہیئے، جب تک وہ تنظیم کے ڈسپلن کا پابند نہیں رہتا۔

3۔ جرات

انقلابی جہدکار مکمل طور پر، باشعور، باعلم اور سنجیدہ لوگ ہوتے ہیں، اس لئے وہ اپنا ہر قدم سیاسی جرات کے ساتھ رکھتے ہیں۔ سیاسی جرات کے بغیر ایک انقلابی شخص مکمل نہیں ہو سکتا۔ چونکہ انقلابی جدوجہد میں پر سکون ماحول کیلئے کوئی بھی امید نہیں ہوتی بلکہ انقلابی جدوجہد کیلئے حالات ہمیشہ مشکل اور

سخت ہوتے ہیں۔ ایک انقلابی جہد کار میں ہمیشہ ایسے ہی سخت حالات میں فیصلہ لینے کی جرات چاہیے ہوتا ہے۔ ایک انقلابی جہد کار سخت حالات میں فیصلہ لینے میں شش و پنج کا شکار ہو اور فیصلہ لینے کی صلاحیت سے عاری ہو تو اس کا مطلب ہے کہ اس شخص میں سیاسی جرات کا فقدان ہے۔

اگر کسی بھی جہد کار کے ذہن میں ہمیشہ خوف موجود ہو اور خوف کی وجہ سے وہ فیصلہ نہیں کر پاتے تو ایسے جہد کار انقلابی جدوجہد کا حصہ نہیں بن سکتے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ انقلابی جدوجہد میں حالات سخت ہوتے ہیں اور وہاں پر نقصانات کے امکانات بھی ہوتے ہیں لیکن یہ ان انقلابی جہد کارں کی سیاسی جرات ہے جو انہیں ہر حال میں فیصلہ لینے کی صلاحیت فراہم کرتا ہے اور ہر طرح کے مشکل حالات میں بڑے فیصلے کر کے نقصانات کے امکانات کو کم سے کم رکھنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ اگر ایک انقلابی جہد کار کے پاس سیاسی جرات ہو تو ہر سخت اور مشکل حالت میں بھی اپنے فیصلے پر کھڑے رہنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہاں پر یہ سمجھنا ضروری ہے کہ فیصلے پر ڈٹے رہنے کا قطعاً مراد ذاتی ضد و انا نہیں بلکہ سیاسی شعور اور سوچ و فکر ہے۔ ہر وہ فیصلہ

جو غور و فکر سے لیئے جائیں، اس پر ایک انقلابی جہد کار کو ڈٹے رہنے کی جرات بھی ہونی چاہیے۔ جبکہ دوسری جانب آپ کے فیصلے کے کتنے بھی سخت نتائج ہوں، خوف یا لالچ جتنا بھی ہو، بطور ایک انقلابی جہد کار آپ کو اپنے فیصلے پر کھڑے رہنے کی صلاحیت ہونی چاہیے۔

انقلابی جدوجہد مکمل طور پر انقلابی ڈسپلن کے بنیاد پر ہوتا ہے۔ بغیر ڈسپلن کے ایک انقلاب شاید انقلاب ہی نہیں رہتا۔ انقلابی جدوجہد میں کارکن سے لیکر لیڈر تک ڈسپلن ہر ایک کیلئے ایک ہی جیسا ہوتا ہے۔ ایک انقلابی جہد کار میں غلط کو غلط کہنے کی سیاسی جرات کا ہونا ضروری ہے۔ سیاسی جرات نہ ہونے کی سب سے بڑی مثال یہ ہو سکتی ہے کہ ایک جہد کار دیکھتا ہے کہ اس کے کسی ساتھی، سنگت یا لیڈر سے غلطی سرزد ہو رہی ہے، جس سے تنظیم یا تحریک کو نقصان پہنچ رہا ہے یا پہنچ سکتا ہے لیکن پھر بھی وہ اس کے سامنے یا متعلقہ تنظیمی پلیٹ فارم پر انہیں غلط کہنے کی جرات نہیں رکھتا۔ متعلقہ پلیٹ فارمز پر انہیں سزا و جزا کے عمل سے گذارنے کی جرات نہیں رکھتا جبکہ دوسری جانب اس شخص کے پیٹ پیچھے ان کی غلطیوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ پیٹ پیچھے غلطیوں کی

نشاندہی کے نقصانات یہ ہیں کہ جو بھی ساتھی غلط ہے، اُس تک اختلافات یا تنقید براہ راست نہیں پہنچ رہے ہیں، اگر اختلافات اور تنقید براہ راست متعلقہ شخص تک نہیں پہنچ رہے ہیں تو اس ساتھی سے کمزریوں کا خاتمہ بھی نہیں کیا جاسکتا ہے۔

دوسری جانب اس کے نقصانات یہ ہیں کہ تنظیم میں سیاسی جرت کا فقدان پیدا ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر کوئی بھی ساتھی اپنے دوسرے ساتھی سے براہ راست اختلاف رکھنے کی جرت نہیں رکھتا۔ جو ساتھی غلط ہے آپ براہ راست اس ساتھی کو بولنے کے بجائے کسی دوسرے ساتھی کے سامنے اس کی برائی شروع کردیتے ہیں تو اس کا مطلب کسی بھی طور پر اختلاف رکھنا یا تنقید کرنا نہیں بلکہ واضح طور پر آپ ایک تنظیمی ساتھی کے ذہن اور دل کو دوسرے ساتھی کے لیئے خراب کررہے ہیں۔

چاہے وہ ساتھی مکمل طور پر غلطی پر ہو لیکن آپ کو قطعاً تنظیم میں یہ اجازت نہیں کہ آپ ایک ساتھی سے براہ راست اختلاف رکھنے یا تنقید کرنے کے

بجائے پیٹ پیچھے اسکے خلاف محاذ کھولیں۔ اسی رویے کے سبب انقلابی ساتھیوں کے درمیان انتشار پھیل جاتاہے اور پوری تنظیم کے اندر ایسی منافقانہ ماحول جنم لے گی جس کے نتائج تنظیم یا تحریک کے لیے انتہائی تباہ کن ہونگے۔ اگر کوئی بھی ساتھی تنظیمی اجلاسوں میں یا اُس متعلقہ دوست کے ساتھ براہ راست اختلاف رکھنے کی جرات نہیں رکھتا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس کے اختلافات یا تنقید تنظیم اور ساتھی کی بہتری کیلئے نہیں ہیں بلکہ تنظیم اور ساتھیوں کے درمیان انتشار پیدا کرنے کی کوششیں ہیں۔

ایسے غیر انقلابی رویوں کے سبب دوستوں کے درمیان بداعتمادی کا ماحول جنم لیتاہے اور ایسی منافقانہ اور غیر سیاسی رویوں کے نتائج تنظیم اور تحریک کے لیے سنگین ہوسکتے ہیں۔ ایک انقلابی جہدکار کیلئے ضروری ہے کہ اگر کوئی بھی ساتھی (چاہے وہ تنظیم اور تحریک میں کسی بھی عہدے یا ذمہ داری پر فائز ہو) غلط ہے تو بھرپور جرات کے ساتھ تنظیمی پلیٹ فارم اور متعلقہ اداروں میں براہ راست اپنے ساتھی کے ساتھ اختلاف رکھیں اور اُن کی غلطیوں کی نشاندہی کی جائے یا تنظیمی پلیٹ فارم پر اس سے جواب طلبی کریں۔

براہ راست یا تنظیمی پلیٹ فارمز پر ساتھیوں کی غلطیوں کی نشاندہی کرنے، اختلاف رکھنے، جواب طلبی کرنے یا تنقید کرنے سے تنظیمی اور انقلابی ساتھیوں کے درمیان اعتماد کا رشتہ مزید پختہ ہو جاتا ہے۔ ساتھی ایک دوسرے پر یقین رکھیں گے۔ ایک انقلابی جہدکار کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ جواب طلبی کرنا، اختلاف رکھنا اور تنقید کرنے کا قطعاً مقصد دوسرے ساتھی کو نیچا دکھانا نہیں بلکہ اس کی بہتری کیلئے ہوتی ہے۔

4۔ دور اندیشی

انقلابی جہد ایک تو بہت ہی مشکل سفر ہوتا ہے، دوسرا بہت وسیع ہوتا ہے۔ منزل مقصود تک پہنچنے میں دہائیاں اور صدیاں لگ جاتی ہیں۔ جس طرح انقلابی جدوجہد میں قربانی دینے کا کوئی پیمانہ نہیں بالکل اسی طرح سالوں اور دہائیوں کا بھی کوئی پیمانہ نہیں ہے۔ اس لیے کہتے ہیں کہ انقلابی جہدکاروں کو دور اندیش ہونا چاہیے۔ انقلابی جدوجہد میں پروگرام بنانے کیلئے ضروری ہے کہ آپ اپنے ماضی کا پوری طرح مطالعہ کریں، موجودہ حالات کو اچھی طرح

سمجھیں اورآنے والے کل کیلئے پروگرام تشکیل دیں۔ آج ذہن میں ہونا چاہیے کہ کم از کم آنے والے دس سالوں میں کیا ہوسکتا ہے، کیا تبدیلیاں رونما ہوسکتی ہیں اور تحریک کے تقاضے کیا ہوسکتے ہیں، کونسے پالیسی، حکمت عملی یا طریقہ کار میں تبدیلی کی گنجائش ہے۔ اگر آج آنے والے کل کی تیاری نہ کی جائے اور یہ کہا جائے کہ آنے والے دنوں میں جو ہوگا آگے دیکھا جائے گا تو ایسی تحریک اور تنظیم کا کوئی مستقبل نہیں ہے۔

ہمارے ہاں، اس طرح کے بہت سے سوچ پائے جاتے ہیں جیسے کہ "کل جو ہوگا، وہ کل دیکھا جائے گا یا کل کا اللہ مالک ہے، چیزیں ٹھیک ہو جائیں گی، خیر ہے۔ ایسی تمام سوچ از خود رد انقلابی سوچ ہیں۔ انقلابی جہدکار مستقبل کو سامنے رکھ کر فیصلے لیتے ہوں اور چیزوں کو مستقل صورت میں چلانے کی کوشش کرتے ہوں تو ایسے انقلابی جہدکار آنے والے حالات کو قومی تحریک کے حق میں استعمال کرسکتے ہیں۔ مستقبل کے بارے میں جستجو کرنے والے جہدکار آنے والے وقتوں میں کسی بھی حالت کیلئے پہلے سے تیار رہتے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ حالات دن بدن خراب ہوتے جائیں گے اور ہمیں ان سخت

حالات کیلئے پہلے سے تیار رہنا چاہیئے۔ اگر انقلابی جہد کار دور رس نتائج سے آگاہ نہ ہوں تو وقت اور حالات کے ساتھ ان کے خیالات میں بھی تبدیلی آسکتی ہے اور وہ دشمن کے بنائے گئے ماحول سے اثر بھی لے سکتے ہیں۔ چونکہ دشمن اپنے طاقت اور وسائل کے زور پر اس طرح کا ماحول بنانے کی کوشش کرتا ہے کہ اس کے خلاف لڑنے والے انقلابی جہد کار بھی اس کے بنائے گئے ماحول سے متاثر ہو جائیں۔ جو بھی انقلابی ساتھی مستقبل کے حالات کیلئے خود کو تیار نہیں رکھتے تو ہو سکتا ہے کہ وہ مستقبل میں دشمن کے بنائے گئے چالوں کا شکار ہو کر حالات کی سختیوں کو برداشت نہ کر سکیں۔ اس کے علاوہ بہت سے چھوٹے معاملات میں شش و پنج کے شکار ہو جاتے ہیں، اُن کیلئے پھر ہر طرح کی غیر ضروری اور فضول باتیں بھی معنی رکھنے لگتی ہیں اور ہر چھوٹی چھوٹی بات کو پھر یہ مسئلہ بنا دیتے ہیں۔ جس سے ان کی توجہ جدوجہد سے ہٹ جاتی ہے۔ جب اُن کی توجہ جدوجہد اور تحریک سے ہٹ جاتی ہے۔

انقلابی جہد کاروں سے انقلاب دیگر تقاضوں کے ساتھ یہ بھی تقاضہ کرتی ہے کہ وہ ہمیشہ دور اندیشی سے تحریک اور تنظیم پر غور و فکر کریں۔ انقلابی

جہد کارں کو خود کو ایسے مسائل سے جوڑنا نہیں چاہیئے، جس سے وہ اندرونی خلفشار کا شکار ہو جائیں اور اپنے حقیقی مسائل اور منزل سے ہٹ جائیں۔ ایک انقلابی جہد کار کیلئے غیر ضروری باتیں معنی نہیں رکھتی ہیں بلکہ اُن کیلئے صرف تحریک، جدوجہد اور نظریہ و مقصد اہمیت کا حامل رہتا ہے۔ انقلابی جہد کاروں کے پاس برداشت کرنے کی بہت زیادہ قوت ہوتی ہے۔ وہ کسی بھی حالت میں ری ایکشنری نہیں ہوتے ہیں بلکہ وہ ہر مسائل کا حل، فکر اور سوچ کے ساتھ نکالتے ہیں۔ وہ اپنے ساتھیوں کے چھوٹے چھوٹے کمزوریوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کے بجائے، خاموشی کے ساتھ انہیں ختم کرنے کی کوششیں کرتے ہیں۔ کیونکہ انہیں اس بات کا علم و ادراک ہوتا ہے کہ اپنے ساتھیوں کے چھوٹے چھوٹے کمزوریوں کو اچھالنے سے تمام ساتھیوں کی توجہ تنظیم و تحریک سے ہٹ جاتا ہے اور یہ پھر چھوٹے مسئلے گلے کی ہڈی جیسی بن جاتی ہیں۔

جب وہ مکمل انقلابی فکر و نظریات سے لیس دور اندیش صلاحیت مالک ہوتے ہیں تو ان کیلئے صرف ان کا قومی مقصد اہمیت رکھتا ہے۔ انقلابی جہد کار اس لیے انقلابی جہد کار ہیں کہ وہ اچھے اور برے حالات میں تحریک کو اپنا سمجھتے ہوئے

اس میں بھرپور کردار ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دوررس نتائج سے آگاہ ایک سیاسی جہدکار کسی بھی طرح کے حالات سے گبھراتا نہیں اور مایوسی کا شکار نہیں ہوتا جبکہ وہ ساتھی جو چھوٹے چھوٹے مسائل پر مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں، وہ حقیقت میں انقلابی جہدکار نہیں ہوتے بلکہ تھکے ہوئے جہدکار ہوتے ہیں اور تھکے ہارے ہوئے جہدکار ہمیشہ تحریک سے دور بھاگنے کی جدوجہد میں ہوتے ہیں۔

5۔ نرگسیت

ایک انقلابی جہدکار اپنے ذات، دنیا، خواہشات، پسند و ناپسند سے ہمیشہ بالاتر سوچتا ہے۔ ان کیلئے انقلاب کی خاطر اپنی ذات کو اجتماعی زندگی یعنی تحریک اور مقصد کے حوالے کرنا ہے۔ اگر انقلابی جدوجہد میں جب بھی کوئی شخص اجتماعی فیصلوں کے بدلے ذاتی فیصلوں، خواہشات اور پسند وناپسند کو ترجیح دیتا ہو تو سمجھ لیں کہ وہ نرگسیت کا شکار ہے۔

نرگسیت کا شکار ساتھی انقلابی جدوجہد میں ردانقلابی رویے جنم دینے کا سبب بنتے ہیں۔ نرگسیت کا شکار شخص یہ یقین رکھنا شروع کر دیتا ہے کہ وہ سب سے زیادہ علم یا ذہانت رکھتا ہے، بلکہ انہوں نے خود کو بھی باور کرالیا ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ ذہانت رکھتا ہے۔ ان کے لیے کسی چیز کے بارے میں لاعلم ہونا بہت بڑا مسئلہ یا پریشانی ہے۔ نرگسیت کی بیماری کے شکار جہدکار ہمیشہ یہ جتانے اور باور کرانے کی کوشش میں ہوتے ہیں کہ وہ اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ باعلم، لائق اور قابل انسان ہیں، اس لیے وہ یہ تقاضہ بھی کرتے ہیں کہ ان کے سرکل میں انہیں سب سے زیادہ عزت و احترام دینا چاہیے۔ اگر کسی سیاسی مجلس یا اجلاس میں نرگسیت کے شکار جہدکار کی باتیں رد کی جائیں یا کسی دوسرے ساتھی نے اپنے منطق اور دلیل کے ذریعے بات بہتر طریقے سے پیش کی ہو تو نرگسیت کا شکار جہدکار آگ بگولہ ہو جاتا ہے، صرف یہ نہیں بلکہ وہ اس کو اپنی ذات پر حملہ تصور کرلیتا ہے۔ نرگسیت کے شکار لوگ کبھی بھی یہ یقین نہیں رکھتے کہ کسی مجلس یا دیوان میں اس سے بھی کوئی زیادہ باعلم شخص ہو سکتا ہے۔ ایسے لوگ سیاسی بحث و مباحث کو بندوق کی طرح

استعمال کرتے ہیں یعنی اپنے خیالات اور سوچ کو دوسرے لوگوں پر مسلط کر دیتے ہیں۔ چاہے وہ جتنا بھی غلط ہو، اس کے خیالات غلط ہوں لیکن وہ ہر حال میں لوگوں پر مسلط ہونا چاہتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے خود کو بھی یہ باور کرایا ہوتا ہے کہ وہ سب سے اعلی ہیں۔

ویسے تو ایک انقلابی جہد کار اپنی ذات اور نام سے بہت آگے نکل چکا ہوتا ہے۔ ایک حقیقی انقلابی جہد کار کیلئے اس کا نام اور ذات کوئی معنی نہیں رکھتا۔ لیکن نرگسیت کے شکار جہد کار انقلاب میں بھی کریڈٹ لینے کی تگ و دو میں رہتے ہیں۔ کریڈٹ لینے سے مراد ہر تنظیمی یا تحریکی کام کو اپنے نام اور ذات سے جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر وہ تنظیم میں ہے، تو تنظیم کا ہر بہترین کام اپنے نام کرنے کی کوشش کرتا ہے، کہ میری وجہ سے یہ ہوا ہے، میرے بدولت یہ ممکن ہوا ہے، یہ میرے ساتھی ہیں، یہ میرے شاگرد ہیں، انہیں میں نے سکھایا ہے، ان کی تربیت میں نے کی ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ لوگ جہد کو کریڈٹ کی جنگ سمجھنے لگتے ہیں۔ اگر کہیں پر بھی انہیں کریڈٹ نہ مل پائے تو یہ لوگ اپنے آپ کو ناکام سمجھنا شروع کرتے ہیں۔

اس بیماری کا ایک اور نقصان یہ ہے کہ اس کے شکار لوگ جدوجہد کے اندر جہدکار بنانے کے بجائے اپنے لیے فالورز بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ اپنے ذہن میں اپنے ساتھی جہدکاروں کو اپنا فالورز تصور کرتے ہیں۔ ان کی ہمیشہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں پر کسی نہ کسی طرح اثر انداز ہو جائیں۔ ایسے لوگ، اپنے ساتھیوں کو اپنا فالور بنانے کیلیئے، خود کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

نرگسیت کا شکار شخص ہر چیز کو اپنے ذات سے جوڑتا ہے، اس لیئے وہ یہ بھی دیکھتا ہے کہ جدوجہد اور تحریک میں میری کیا پوزیشن ہے؟ وہ یہ کبھی بھی نہیں سوچتا کہ انقلابی جدوجہد میں میرا فرض اور ذمہ داریاں کیا ہیں۔ اس کے بجائے وہ اپنی ذمہ داریوں کو ایمانداری سے سرانجام دیں، اس کے برعکس وہ ہمیشہ اپنی "سیاسی پوزیشن" کے بارے میں سوچتا ہے۔

اگر اس دوران کوئی دوسرا ساتھی اپنی صلاحیت اور قابلیت کی وجہ سے اس شخص سے زیادہ ذمہ داریوں کا اہل ہو جائے تو وہ اپنے ان تمام ساتھیوں سے

نفرت کرنے لگتا ہے، جنہیں وہ اپنے سیاسی پوزیشن کیلئے خطرہ سمجھتا ہے۔ نرگیسیت کے شکار لوگ بس یہی سوچتے ہیں کہ میرے پاس کتنے لوگ ہیں، کتنے ادارے میرے ماتحت کام کر رہے ہیں، کتنے لوگ مجھے فالو کر رہے ہیں یا کتنے لوگ مجھے سنتے ہیں۔ اُس کی تمام انرجی تنظیم اور تحریک کو مضبوط کرنے کے بجائے اپنے ذات کو مضبوط کرنے میں لگ جاتی ہے۔ لوگوں کے سامنے وہ ہمیشہ یہ دکھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ میری تمام جدوجہد تحریک کیلئے ہے، لیکن اُن کے اعمال یہ واضح کرتے ہیں کہ حقیقیت میں وہ کیا سوچ رکھتا ہے۔ سب سے خطرناک بات یہ ہے کہ اس بیماری کے شکار جہدکار کبھی بھی یہ سوچنے کی کوشش نہیں کرتے کہ وہ اس بیماری کا شکار ہیں اور یہ بیماری ایک سیاسی جہدکار کیلئے کینسر سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

6۔ جذبات واحساسات

انقلابی جدوجہد ہمیشہ مکمل ہوش وحواس کے تحت کیا جاتا ہے۔ مکمل ہوش وحواس سے مراد یہ ہے کہ انقلابی جہدکار کو جذبات اوراحساسات کے

بنیاد پر جدوجہد نہیں کرنا چاہیے بلکہ انہیں ہمیشہ سوچ اور عقل سے کام کرنا چاہیئے۔ یہ اپنی جگہ ایک زندہ حقیقت ہے کہ جذبات اور احساسات کے بغیر انسان مکمل نہیں ہے۔ انسان کے ہر فیصلے میں احساسات و جذبات کا کوئی نہ کوئی کردار ہوتا ہے۔ اگر جذبات اور احساسات کا خاتمہ کیا جائے تو انسان بس ایک مشین بن جاتا ہے۔ لیکن انقلابی اور سیاسی جدوجہد کے اندر فیصلہ سازی یعنی decision making کا عمل ہمیشہ سوچ اور عقل سے کیا جاتا ہے۔ اگر کہیں پر بھی عقل اور سوچ کے بجائے محض جذبات کے بنیاد پر فیصلہ کیا گیا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ فیصلہ معروضی حقائق کے بجائے محض ایک فرد کے جذبات کی عکاسی ہے۔ ایک انقلابی جہدکار کو چاہیئے کہ وہ جذبات اور احساسات کے کچھ بنیادی چیزوں سے خود کو بچائیں۔

عقل اور شعور کے بنیاد پر فیصلے سے مراد یہ ہے کہ انقلابی جہدکار انقلابی جدوجہد میں جذبات اور احساسات کی بنیاد پر تحریک کے فیصلہ نہ کریں بلکہ اپنے زمینی حقائق اور قومی تحریک کے تقاضوں کو سامنے رکھ کر فیصلہ کریں۔ فیصلہ لینے کا اختیار سیاست میں ہمیشہ لیڈرشپ کے پاس ہوتا ہے جو ایک طویل

سیاسی عمل سے گذر کر فیصلہ سازی اور قیادت کا اہل بنتا ہے۔ اس لیے کہتے ہیں کہ سیاست میں فیصلہ سازی کا عمل انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے اور فیصلہ سازی عقل اور شعور کی بنیاد پر کی جائے اس میں جذبات اور احساسات کا عنصر جتنا کم ہو سکتا ہے بہتر ہے کیونکہ ایک لاکھ یا ایک کروڑ انسانوں کی زندگی کا فیصلہ ایک یا10 لوگ اپنے جذبات اور احساسات کی بنیاد پر نہیں کرسکتے ہیں بلکہ انہیں زمینی حقائق، لوگوں کی سوچ و فکر، وقت و حالات کے تقاضوں کو مدنظر رکھ کر عقل، منطق اور دلیل سے فیصلہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ شاید زمینی حقائق لیڈرشپ کے احساسات و جذبات سے مختلف ہوں، اگر وہ حقیقی معنوں میں لیڈر ہوں تو وہ احساسات و جذبات ایک طرف رکھ کر شعور اور سوچ کے مطابق فیصلہ کرینگے۔

اسی طرح انقلابی جہدکاروں کو ہر طرح کے حالات میں اپنے جذبات اور احساسات کو الگ کرکے عقل و شعور کی بنیاد پر فیصلہ لینا چاہیئے تاکہ اس کے دوررس نتائج برآمد ہو سکیں۔

جب ایک سیاسی اور انقلابی جہد کار کا اپنے جذبات و احساسات پر کنٹرول نہیں ہوتا اور ان کے جذبات ان کی سیاسی جدوجہد پر اثر ڈالنے لگتے ہیں، تو اُن میں غلطیوں کی گنجائش بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔

ایک انقلابی جہد کار ہمیشہ ایک مکمل انسان ہوتا ہے، وہ ہمیشہ اپنے ہوش و حواس میں ہوتا ہے کیونکہ تحریک کا حصہ بننا، اُس کے شعور کا فیصلہ ہوتا ہے نا کہ مجبوری یا زبردستی اسے تحریک کے ساتھ لگایا جاتا ہے۔ انقلابی جہد کار کسی بھی خواہش و آسائش کے بغیر اپنی زندگیاں قربان کر دینے کے فلسفے پر گامزن رہتے ہیں، وہ ہر طرح کے سخت حالات اور تنقید و اختلاف کو برداشت کرنے کی سکت رکھتے ہیں۔ ایک انقلابی جہد کار کو فکری اور شعوری بنیاد پر اتنا مضبوط ہونا چاہیے کہ ہر صورتحال میں وہ شعوری فیصلے کر سکیں اور انہیں کوئی بھی طاقت اور قوت کمزور نہ کر سکے۔

اختتامیہ

اس بحث سے شاید ہم ایک حد تک یہ سمجھنے میں کامیاب ہوئے ہیں کہ انقلاب کیا ہوتی ہے اور ایک عام انسان ایک انقلابی جہدکار کیسے بن سکتا ہے۔ وہ کون سے عوامل اور تقاضے ہیں جو ایک انقلابی جہدکار کے اندر ہونی چاہئیں، تب جاکر حقیقی معنوں میں وہ ایک انقلابی جہدکار بن سکتا ہے۔ اس بحث کا مقصد یہ ہے کہ جب ایک عام انسان قومی تحریک اور انقلابی تنظیم کا حصہ بنتا ہے تو اس کو سب سے پہلے انقلاب اور پھر اس کے تقاضوں کو سمجھنا چاہیئے۔ جب تک وہ انقلابی تقاضوں کو پورا نہ کر سکیں وہ ایک انقلابی جہدکار نہیں بن سکتا ہے اور راستے میں ہی مایوس یا خوفزدہ ہوکر کسی واقعے کو جواز بنا کر تحریک سے کنارہ کشی اختیار کرلیتا ہے۔ تحریک کے اندر موجود سختیاں اور مشکلات پہلے سے ہی اُس کے ذہن میں ہونی چاہئیں۔ جب وہ تحریک کا حصہ بن جاتا ہے تو تحریک سے مکمل طور پر سنجیدہ رہیں اور ایمانداری سے اپنا کردار ادا کریں۔ انہیں اپنی تمام ذاتی خواہشات کا خاتمہ کرکے تحریک اور جدوجہد کے تقاضوں کے مطابق اپنی زندگی گذارنی چاہیئے ہوتی ہیں۔

AZAT

Issue 1
Oct 2021

”آزات“ کتابُک (کتابچہ) بلوچ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن آزاد ءِ نیمگ ءَ بلوچ نودربرانی آشوبی ھیلکاری ءِ بہرے۔ ”آزات“ جتائیں وھداں، جتائیں سرھالانی سرءَ چاپ ءُشنگ کنگ بیت۔ اے کتابُک ءِ مول ءُمراد بلوچ نودربرانی میان ءَ آشوبی سرھالانی سرءَ گپ ءُتران (ڈسکشن) بندات کنگ اِنت۔

”آزات“ اولی کتابک ءِ سرھال ”آشوبی جہدکار“ اِنت۔ اے اولی کتابک ءِ تہ ءَ آشوبی جہدکارے جوڑبوّگ ءِ لوٹ چی اَنت ءُ آشوبی جہدکاران ءَ چے پیم بوّگی اِنت، ایشانی سرءَ نبشتہ کنگ بوتگ۔ چوشکہ اے یک مزنیں سرھالے، بگندئے ایشی ءِ سرءَ دگہ ھزاراں گہتریں چیز نبشتہ کنگ بوتگ۔ بلئے مئے نبشتہ کنگ ءِ مول ءُمراد مئے چپ ءُ چاگرد ءِ جاوراَنت، مئے راجی جُنز اِنت ءُ مئے سیاسی چاگرد ءِ تہ ءَ آشوب ءُ آشوبی لیکہ ءِ سرءَ گپ ءُترانے بندات کنگ اِنت۔

SAGAAR Publication
www.bsoazad.site

BSO